روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 10 ستمبر 2014ء 14 ذیقعد 1435 ہجری 10 تبوک 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 206

وہ دیکھے نیستی

نہاں اندر نہاں ہے کون لاوے　　غریق عشق وہ موتی اُٹھاوے
وہ دیکھے نیستی، رحمت دِکھاوے　　خودی اور خودرَوی کب اُس کو بھاوے
مجھے تو نے یہ دولت اے خدا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِی اَخْزَی الْاَعَادِیْ

(درثمین)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

’’یاد رکھو کہ جو شخص خدا کے لئے زندگی وقف کر دیتا ہے۔ یہ نہیں ہوتا کہ وہ بے دست و پا ہو جاتا ہے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ دین اور للّٰہی وقف انسان کو ہوشیار اور چابکدست بنا دیتا ہے۔ سُستی اور کسل اُس کے پاس نہیں آتا۔‘‘ (ملفوظات جلد اول صفحہ 365)

’’انسان کو ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف کرے۔ میں نے بعض اخبارات میں پڑھا ہے کہ فلاں آریہ نے اپنی زندگی آریہ سماج کے لیے وقف کر دی اور فلاں پادری نے اپنی عمر مشن کو دے دی۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ کیوں ...... (دین) کی خدمت کے لئے اور خدا کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف نہیں کر دیتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ پر نظر کر کے دیکھیں، تو ان کو معلوم ہو کہ کس طرح اسلام کی زندگی کے لیے اپنی زندگیاں وقف کی جاتی تھیں۔ یاد رکھو کہ یہ خسارہ کا سودا نہیں ہے، بلکہ بے قیاس نفع کا سودا ہے۔ کاش...... کو معلوم ہوتا اور اس تجارت کے مفاد اور منافع پر ان کو اطلاع ملتی جو خدا کے لیے اس کے دین کی خاطر اپنی زندگی وقف کرتا ہے۔ کیا وہ اپنی زندگی کھوتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ فله اجره ...... (البقرہ:113) اس للّٰہی وقف کا اجر ان کا رب دینے والا ہے۔ یہ وقف ہر قسم کے ہموم و غموم سے نجات اور رہائی بخشنے والا ہے۔

مجھے تو تعجب ہوتا ہے کہ جبکہ ہر ایک انسان بالطبع راحت اور آسائش چاہتا ہے اور ہموم و غموم اور کرب و افکار سے خواستگار نجات ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ جب اس کو ایک مجرب نسخہ اس مرض کا پیش کیا جاوے تو اس پر توجہ ہی نہ کرے۔ کیا للّٰہی وقف کا نسخہ 1300 برس سے مجرب ثابت نہیں ہوا؟ کیا صحابہ کرامؓ اسی وقف کی وجہ سے حیات طیبہ کے وارث اور ابدی زندگی کے مستحق نہیں ٹھہرے؟ پھر اب کونسی وجہ ہے کہ اس نسخہ کی تاثیر سے فائدہ اٹھانے میں دریغ کیا جاوے۔

بات یہی ہے کہ لوگ اس حقیقت سے ناآشنا اور اس لذت سے جو اس وقف کے بعد ملتی ہے۔ ناواقف محض ہیں؛ ورنہ اگر ایک شمہ بھی اس لذت اور سرور سے ان کو مل جاوے، تو بے انتہا تمناؤں کے ساتھ وہ اس میدان میں آئیں۔ میں خود جو اس راہ کا پورا تجربہ کار ہوں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور فیض سے میں نے اس راحت اور لذت سے حظ اٹھایا ہے۔ یہی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کے لیے اگر مر کے پھر زندہ ہوں اور پھر مروں اور زندہ ہوں تو ہر بار میرا شوق ایک لذت کے ساتھ بڑھتا ہی جاوے۔

پس میں چونکہ خود تجربہ کار ہوں اور تجربہ کر چکا ہوں اور اس وقف کے لیے اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ جوش عطا فرمایا ہے کہ اگر مجھے یہ بھی کہہ دیا جاوے کہ اس وقف میں کوئی ثواب اور فائدہ نہیں ہے، بلکہ تکلیف اور دکھ ہوگا۔ تب بھی میں (دین) کی خدمت سے رک نہیں سکتا، اس لئے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اِسے سُنے یا نہ سُنے! اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیات طیبہ یا ابدی زندگی کا طلب گار ہے، تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی، میری موت، میری قربانیاں، میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور حضرت ابراہیمؑ کی طرح اس کی روح بول اٹھے اَسلَمتُ لِرَبِّ العالمین (بقرہ:132) جب تک انسان خدا میں کھویا نہیں جاتا، خدا میں ہو کر نہیں مرتا وہ نئی زندگی پا نہیں سکتا۔ پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو، تم دیکھتے ہو کہ خدا کے لئے زندگی کا وقف میں اپنی زندگی کی اصل غرض سمجھتا ہوں۔ پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اس فعل کو اپنے لئے پسند کرتے ہیں اور خدا کے لئے زندگی وقف رکھنے کو عزیز رکھتے ہیں۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 369)

موجودہ سیلاب کی صورتحال اور احتیاطی تدابیر

- موجودہ سیلاب کی صورتحال کی وجہ سے مختلف علاقوں میں ناخوشگوار واقعات ہو رہے ہیں اور لوگ سیلاب کے پانی کی وجہ سے ڈوب بھی رہے ہیں جس وجہ سے مالی نقصان کے ساتھ ساتھ جانی نقصان بھی ہو رہا ہے۔ اس لئے
- خصوصاً تعلیمی ادارہ کا کوئی بچہ بھی سیلاب کے پانی میں نہانے یا کسی اور غرض سے داخل نہ ہو۔
- طالب علم دریا کی طرف یا جہاں جہاں سیلاب کا پانی آیا ہوا ہے دیکھنے کی غرض سے بھی رش والی جگہوں پر جانے سے گریز کریں۔
- سیلاب کے پانی میں جانے سے وبائی امراض وغیرہ لاحق ہونے کا بھی اندیشہ ہو سکتا ہے۔
- سکول آنے جانے والے طلباء پانی کو کراس کرنے کے لئے وہاں ڈیوٹی پر موجود خدام سے رابطہ کریں۔

نیز تمام والدین سے بھی اپنے بچوں کی اس حوالہ سے سخت نگرانی کرنے کی درخواست ہے۔

(نظارت تعلیم)

دارالضیافت میں قربانی

- بیرون ربوہ نیز بیرون پاکستان سے ایسے احباب جو جماعتی نظام کے تحت عیدالاضحیٰ کے موقع پر مرکز سلسلہ میں قربانی کروانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی رقوم بالتفصیل ذیل جلد از جلد خاکسار کو بھجوا دیں۔

قربانی بکرا　-/16000 روپے
قربانی حصہ گائے　-/8000 روپے

اداریہ

خلافت جوبلی علم انعامی حاصل کرنے والی پہلی
مجلس خدام الاحمدیہ کیرنگ (اڑیسہ) کی مساعی پر ایک نظر

سیدنا حضرت مصلح موعود نے 1938ء میں مجلس خدام الاحمدیہ کو قائم فرمایا۔ 1939ء کے جوبلی جلسہ سالانہ پر لوائے احمدیت اور لوائے خدام الاحمدیہ پہلی دفعہ لہرایا گیا۔ اور اس سے قبل یہ اعلان کر دیا گیا تھا کہ ہر سال کارکردگی کے لحاظ سے اول آنے والی مجلس خدام الاحمدیہ کو خلافت جوبلی علم انعامی حضرت مصلح موعود کے ہاتھوں سے عطا کیا جائے گا۔

چنانچہ جلسہ سالانہ کے موقع پر یہ انعام مجلس کیرنگ اڑیسہ کو دینے کا اعلان کیا گیا۔ اور وہ اس جھنڈے کی پہلی حقدار ٹھہری۔ یہ مجلس بہت چھوٹی اور دور دراز تھی اس لئے مجلس کا کوئی رکن جلسہ پر حاضر نہیں ہو سکا تھا۔ اس لئے حضور نے مولوی سید ضیاء الحق صاحب امیر جماعت احمدیہ اڑیسہ کو عطا کیا اور فرمایا۔

میں اس جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اس انعامی جھنڈے کا حق ادا کرنے کی کوشش کرے۔

(تاریخ خدام الاحمدیہ جلد 1 صفحہ 131)

نیز فرمایا:

''ہر سال اسی طرح دیکھا جائے کہ کس مجلس نے اول نمبر پر کام کیا ہے اور پھر اس کو یہ جھنڈا دیا جائے۔ خواہ کوشش کر کے کیرنگ کی مجلس ہی پھر اسے حاصل کرے خواہ کوئی اور۔''

(الفضل 3 جنوری 1940ء)

مجلس کیرنگ کی مساعی کا ایک جائزہ سیکرٹری صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے الفضل میں شائع ہوا۔ اسے احباب کی خدمت میں پیش کرنا مقصود ہے مگر یاد رہے کہ ابھی مجلس کا لائحہ عمل بہت محدود تھا اور نظام بہت ابتدائی شکل میں تھا۔ پھر بھی اس مجلس کی کارکردگی بہت خوشکن تھی۔ سیکرٹری صاحب لکھتے ہیں۔

اس مجلس کے اراکین کاشت کار اور غریب ہیں اور خدام الاحمدیہ کے قیام کے باعث ان کو غیر احمدیوں کے ساتھ مقدمات میں بھی الجھنا پڑا، لیکن ان مشکلات کے باوجود انہوں نے ہر کام میں استقلال اور باقاعدگی دکھلائی۔ یہ مجلس جولائی 1938ء میں قائم ہوئی جبکہ اس کے ممبر صرف سات تھے مگر اس وقت 29 ممبر ہیں۔ مشقت کا کام روزانہ باقاعدگی سے کیا گیا (بیت) کی مرمت کی گئی۔ کنواں کھودا (بیت) کا راستہ بنانے کے لئے ممبران دور دراز سے پتھر کاٹ کر لائے اور راستے میں بچھائے۔ ساری بستی کی صفائی کی۔ ایک احمدی کا مکان خود تعمیر کیا۔ ایک پبلک سکول کی مرمت کے لئے آٹھ میل دور سے لکڑیاں کاٹ کر لائے۔ (دعوت الی اللہ) کے لئے ہفتہ وار مجلس کے وفود ارد گرد کے مواضع میں جاتے رہے۔ حتیٰ کہ بعض دفعہ پندرہ، پندرہ میل تک بھی گئے۔ ایک گاؤں کے امام سمیت 10 افراد احمدی ہو گئے۔ (الفضل 25 نومبر 1939ء)

ناخواندگان کے لئے نائٹ سکول کامیابی سے چل رہا ہے۔ مقامی مدرسہ احمدیہ کے لئے ممبران چندہ کے طور پر دھان وصول کر کے لاتے ہیں۔ نمازوں کی باقاعدہ حاضری لی جاتی اور سست افراد کو پابندی کی تلقین کی جاتی ہے۔ مجلس اطفال قائم ہے اور ان کی تربیت کا انتظام ہے۔ صحت جسمانی کے لئے روزانہ اجتماعی کھیل ہوتے رہے ہیں اور مقابلے کرا کر انعامات بھی دیئے جاتے رہے ہیں۔ عیادت مرضی اور خدمت بیوگان کے علاوہ ایک غیر احمدی کے گھر کو آگ لگ جانے پر اسے بجھایا اور اس کے گھر کی مرمت کے لئے بستی سے چندہ جمع کیا۔ ایک ممبر نے ایک ڈوبتے بچے کو بچایا۔ ازالہ بیکاری کے لئے یہ تدبیر کی گئی کہ ممبران کچھ رقم جمع کر کے ہر مہینہ کسی ایک بیکار کو تجارت کے لئے دیتے رہے۔ قصور وار اراکین کو باقاعدہ سزا دی جاتی رہی جسے انہوں نے بخوشی قبول کیا۔''

(الفضل 6 فروری 1940ء)

روشن گھر

ارضِ افریقہ کا اک روشن گُہر جاتا رہا
دین کی خدمت سے جس کا عمر بھر ناطہ رہا

لوگ کہتے تھے جسے ظلمات کا مسکن کبھی
اس میں ہر سو روشنی ہر آن پھیلاتا رہا

خدمتِ انسانیت تھا اس کا مقصودِ حیات
زندگی بھر وہ اسی رہ پر چلا جاتا رہا

کی مزین شاہراہوں پر مسیحا کی شبیہ
اس کے آ جانے کے نغمے چار سو گاتا رہا

تھا سفیرِ امن بھی یہ ملک و ملت کا سپوت
ہر کسی کے لب پہ اس کا ذکر خیر آتا رہا

کیا بھلی سی بات کی یہ ایک دانشمند نے
جو ملا تھا تحفہ سارے ملک کو، جاتا رہا

وہ خلافت کی اطاعت میں تھا خود اپنی مثال
ایک ابرو کے اشارے پر بچھا جاتا رہا

ہے وہاب آدم کے اس انجام پر راشدؔ کو ناز
سارے خطبہ میں اسی کا تذکرہ آتا رہا

عطاء المجیب راشدؔ

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ کا دائرہ کار بہت وسعت اختیار کر چکا ہے اور تعلیمی، تربیتی اور دعوت الی اللہ کے لحاظ سے اس کا لائحہ عمل بے شمار جہتوں میں پھیلا ہوا ہے۔ دنیا کے 206 ملکوں میں جہاں جہاں احمدیت قائم ہے مسابقت فی الخیرات کے یہ مقابلے منعقد ہوتے ہیں اور خدمت کرنے والے انعام پاتے ہیں۔ خلافت احمدیہ کی رہنمائی میں یہ سلسلہ ہمہ وقت ترقی پذیر ہے۔

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ....مطبع: ضیاء الاسلام پریس ....مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ....قیمت 5 روپے

مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی
تربیتی اخلاقی امور سے متعلق ہدایات، رہنمائی اور نصائح

حضرت مسیح موعود کا ایک کام لوگوں کو خدا کے قریب کرنا، خداتعالیٰ سے ان کا مضبوط تعلق قائم کرنا، ان کے قلوب ونفوس کا تزکیہ کرنا ہے۔ انہی امور کو حضرت اقدس مسیح موعود نے ان الفاظ میں یوں بیان فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

''وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں اس سے غرض یہ کہ تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی ان کے نزدیک نہ آسکے وہ پنج وقت نماز باجماعت کے پابند ہوں۔ وہ جھوٹ نہ بولیں وہ کسی کو زبان سے ایذاء نہ دیں وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنے کا خیال بھی دل میں نہ لاویں، غرض ہر ایک قسم کے معاصی اور جرائم اور ناکردنی اور ناگفتنی اور تمام نفسانی جذبات اور بے جا حرکات سے مجتنب رہیں اور خداتعالیٰ کے پاک دل اور بے شر اور غریب مزاج بندے بن جائیں اور کوئی زہریلا خمیر ان کے وجود میں نہ رہے۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 220)

اے خلافت احمدیہ کے پروانو اور جان نثارو! تمہیں خوش خبری ہو کہ خلافت احمدیہ قیامت تک اسی مشن کو جو رسول اللہ ﷺ کا مشن اور حضرت مسیح موعود کا مشن ہے آپ کی نیابت میں ہماری روحانی، اخلاقی، تربیتی اور تزکیہ نفوس کے امور میں ہدایات و نصائح فرما کر ہمیں جادہ مستقیم پر قائم رکھے گی۔

اس وقت جماعت احمدیہ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیادت میں اس مشن کی تکمیل اور ترویج کے لیے ترقی کی راہوں پر اور اپنی منزل کی جانب رواں دواں ہے اور اس منزل کے حصول کے لیے جماعت احمدیہ کا ہر فرد خواہ بڑا ہو یا چھوٹا، مرد ہو یا عورت، بچہ، بوڑھا اور جوان ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار اور آمادہ ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب سے اللہ تعالیٰ کی مشیئت کے مطابق مسند خلافت پر متمکن ہوئے ہیں آپ نے جماعت کے افراد میں خدا تعالیٰ سے تعلق قائم کرنے، روحانیت میں آگے قدم بڑھانے، قرآن مجید کو مشعل راہ بنانے اور آنحضرت ﷺ کے اسوہ حسنہ پر قدم مارنے، تزکیہ نفوس کرنے اور خدمت انسانیت کرنے کے بارہ میں ہر ممکن راہنمائی فرما رہے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا کوئی خطبہ، کوئی تقریر، کوئی خطاب، کوئی مجلس سوال و جواب اور درس ان امور سے خالی نہیں۔ حضور کی کسی ایک مجلس اور تقریر کو سننے سے تربیتی امور کے بارہ میں ہدایت اور راہنمائی مل جائے گی۔ خاکسار نے حضور کے مختلف مواقع پر ہونے والے خطبات و سوال و جواب کی مجالس اور تقاریر کے چند نمونے اکٹھے کئے ہیں جن کا تعلق ہماری روحانی و اخلاقی زندگی، تزکیہ نفس اور تقویٰ سے ہے۔

اطفال الاحمدیہ کو نصائح

24-اپریل 2011ء برطانیہ میں ریلی کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے حضور نے جماعت کے اطفال کو یہ ہدایت اور نصیحت فرمائی:

''ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے آپ کی زندگی کا مقصد خداتعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے اللہ تعالیٰ نے تمام مومنوں پر فرض کیا ہے کہ وہ پانچ وقت روزانہ خدا تعالیٰ کی عبادت کریں، باقاعدگی سے نماز پڑھیں (-) کے بنیادی ستونوں میں سے اول کلمہ اور دوم نماز ہے۔ لڑکوں کے لیے ضروری ہے کہ نماز باجماعت پڑھیں، نماز سینٹر میں یا بیوت الذکر جا کر نماز باجماعت پڑھنی چاہئے۔

جب آپ نماز کی باقاعدہ عادت ڈال لیں گے تو خداتعالیٰ سے آپ کا تعلق مضبوطی سے قائم ہو جائے گا اور آنحضرت ﷺ سے محبت اور دینی لگاؤ پیدا ہوگا اور یہی تخلیق کا مقصد ہے یہ نہ سمجھیں کہ ابھی ہم بچے ہیں۔ یہ وقت بہت اہم ہے جس طرح آپ تعلیم حاصل کرتے ہیں جس پر آپ کے مستقبل کا انحصار ہے اسی طرح نہایت ضروری ہے کہ ابھی سے خداتعالیٰ سے آپ کا مضبوط تعلق پیدا ہو جائے۔''

حضور انور مزید فرماتے ہیں کہ:

''یہ بھی یاد رکھیں کہ آپ کے والدین اور بزرگوں نے حضرت مسیح موعود کو پہچانا اور احمدیت کو قبول کیا تا کہ خداتعالیٰ کی وحدت اور (-) کی عظمت دنیا میں قائم ہو اپنی زندگیاں خاص طور پر اسی مقصد کے حصول کے تحت گزاریں۔ تیرہ چودہ سال کی عمر میں آپ ہی سے بعض اپنے ماحول سے متاثر ہو کر آزادی چاہتے ہیں مگر یاد رکھیں کہ یہ آزادی خداتعالیٰ کے احکام کے خلاف نہیں ہونی چاہیے یہ بنیادی اصول ہے جب آپ اس کو سمجھ لیں گے تو ہم کہہ سکیں گے کہ اگلی نسل مضبوط بنیادوں پر چل رہی ہے اور احمدیت کی باگ ڈور سنبھالنے کے قابل ہے اور ہم کہہ سکیں گے کہ احمدیت کا مستقبل محفوظ ہاتھوں میں ہے۔''

(الفضل 30 نومبر 2011 صفحہ 3،4)

حضرت مسیح موعود نے 4 مارچ 1889ء کو جو اشتہار شائع فرمایا تھا جس میں آپ نے ایک روحانی اور متقی جماعت کے قیام کی طرف توجہ دلائی اس میں آپ نے اپنے بارہ میں فرمایا تھا کہ ''میں ان کی زندگی کے لیے موت تک دریغ نہ کروں گا'' یہاں اس سے مراد روحانی زندگی ہے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے خلافت کے پہلے خطبہ سے اس وقت تک جتنے بھی خطبات دیے ہیں ہر ایک میں ہماری روحانی زندگی کے لئے بار بار اب تک نماز باجماعت کی طرف توجہ دلا چکے ہیں۔ خطبہ جمعہ 12- اپریل 2004ء میں آپ نے جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کے لئے ضروری ہے کہ نماز قائم کرو۔ اور نماز قائم کرنے سے مراد یہ ہے کہ باجماعت نماز کی ادائیگی کرو۔ پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ اپنی (-) کو آباد کریں اور پانچ وقت نماز کے لئے (-) میں آئیں اور نہ صرف خود آئیں بلکہ اپنے بچوں کو بھی (-) میں نماز پڑھنے کی عادت ڈالیں اور ہماری (-) اتنی زیادہ نمازیوں سے بھری شروع ہو جائیں کہ چھوٹی پڑ جائیں۔ خدا کرے کہ ہم اس کے عابد بندے بن سکیں اور خداتعالیٰ سے سچا تعلق پیدا کرنے والے ہوں۔''

(خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 229)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہماری روحانی زندگی کے لئے بار بار نماز باجماعت کی طرف توجہ دلائی ہے اور یہ دراصل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث مبارکہ کی طرف اشارہ ہے جس میں آپ نے فرمایا ہے کہ: مومن مسجد میں اسی طرح ہے جس طرح مچھلی پانی میں۔ ظاہر ہے کہ مچھلی پانی کے بغیر نہیں رہ سکتی اسی طرح مومن بیت الذکر کے بغیر روحانی زندگی سے محروم ہو جائے گا اور اس کی موت واقع ہو جائے گی۔

خدام الاحمدیہ کو ذمہ داریوں کا احساس

خدام الاحمدیہ کو ان کی بعض ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

''عید ایک ایسا دینی تہوار ہے جس میں سوائے اشد مجبوری کے شامل ہونا ضروری ہے۔ اب دیکھا گیا ہے کہ بعض سٹوڈنٹس اپنی یونیورسٹی یا سکول کالج کی کلاسز کا بہانہ کر کے اس میں شامل نہیں ہوتے حالانکہ اپنے طور پر اگر وہ چاہیں تو کئی دن کی چھٹیاں کر لیتے ہیں۔ ...... آپ لوگ جو اس مغربی ماحول میں رہ رہے ہیں جہاں (-) قدروں کی اہمیت بہت کم ہے اگر آپ احمدیوں نے جن کا دعویٰ ہے کہ ہم اس امام کو ماننے والے ہیں جس نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی روح ہم میں پھونکی ہے اور اپنے ہر اجتماع اور اجلاس میں ہم عہد دہراتے ہیں کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کریں گے۔ اگر آپ لوگوں نے دین کے بارہ میں کمزوری دکھائی تو یہ ان نیکیوں میں آگے بڑھنے کے خلاف ہے جن کی طرف خداتعالیٰ اور اس کا رسول ہمیں بلا رہا ہے ...... پس اصل چیز یہ ہے کہ ہم جو احمدی کہلاتے ہیں ...... آج اس نام کی عزت کے لیے قربانی کی حد تک لے کر جانا ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ''ہماری جماعت کے لوگوں کو نمونہ بن کر دکھانا چاہئے اور جو شخص ہماری جماعت میں ہو کر برا نمونہ دکھاتا ہے اور عملی یا اعتقادی کمزوری دکھاتا ہے تو وہ ظالم ہے کیونکہ وہ تمام جماعت کو بدنام کرتا ہے۔''

پس اے خدام احمدیت! آج مسیح زمان تمہیں کہہ رہا ہے کہ آؤ اور اپنی حالتوں میں پاک تبدیلیاں کرتے ہوئے محمد مصطفیٰ ؐ کے دین کے محافظ بن جاؤ آج جب اپنوں کی اکثریت کی بدعملیوں نے (-) کو بدنام کیا ہوا ہے۔ آج جب غیروں نے ہر طرف سے (-) اور آنحضرت ﷺ کی ذات پر حملوں کی تابڑ توڑ بھرمار کی ہوئی ہے۔ ہر ذریعے سے ہی بھرمار کی ہوئی ہے۔ آج احمدی ہی ہے، احمدی نوجوان ہی ہے جس نے دین کی برتری مسیح موعود کی قیادت میں دنیا پر ثابت کرنی ہے۔

(روزنامہ الفضل 8- اکتوبر 2011ء صفحہ 4،5)

احمدی بچیوں میں پردے اور حیا کا احساس

ایک ملک کی نیشنل عاملہ لجنہ اماء اللہ کی سیکرٹری تربیت نے جب اپنی تربیتی مساعی کی رپورٹ حضور کو پیش فرمائی تو آپ نے فرمایا:

''لڑکیوں کو بتائیں کہ وہ اپنے مقام کو سمجھیں اور احمدی ہوتے ہوئے اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ حضرت مسیح موعود کی ہم سے کیا توقعات ہیں۔

فرمایا جب سات سال کی لڑکی ناصرات میں داخل ہوتی ہے تو اسے بروقت لباس کے آداب سکھائیں۔ اسے لمبی قمیص پہننے کی ترغیب دلائیں تاکہ اس میں پردے اور حیا کا احساس پیدا ہو اور بڑے ہو کر کوئی مشکل نہ ہو۔

حضور نے سیکرٹری تربیت کو یہ ہدایت بھی فرمائی کہ 14 سے 25 سال کی عمر کی بچیوں میں پردے کا معیار پتہ کیا جائے اور ان کی ماؤں سے باقاعدگی سے پوچھا جائے کہ ان کے بچے نماز اور قرآن پڑھ رہے ہیں یا نہیں۔

پردہ کے بارہ میں ایک سوال کے جواب میں فرمایا ماتھا اور نیچے ٹھوڑی تک چہرہ ڈھانپا ہوا ہونا چاہئے۔ کوٹ ڈھیلا ڈھالا اور گھٹنوں تک کم از کم ہونا چاہئے بازو کلائی تک ڈھکے ہونے چاہئیں جیسا کہ نماز کے لئے ہمیں حکم ہے، سر ڈھانپ کر اگر تنگ جینز اور چھوٹی قمیص پہن لی جائے تو وہ کوئی پردہ نہیں ہے۔ جینز پہننا منع نہیں ہے بشرطیکہ قمیص اتنی لمبی ہو کہ تنگ ڈھانپا ہوا ہو۔

اس ضمن میں حضور مزید فرماتے ہیں کہ حیا کا تصور ہر قوم اور مذہب میں پایا جاتا ہے۔ آج مغرب میں جو بے حیائی پھیل رہی ہے اس سے کسی احمدی بچی کو متاثر نہیں ہونا چاہئے۔ آزادی کے نام پر بے حیائیاں ہیں۔ لباس اور فیشن کے نام پر بے حیائیاں ہیں۔ عورت کی فطرت میں جو اللہ تعالیٰ نے حیا رکھی ہے، ایک احمدی عورت کو اسے اور چمکانا چاہئے، اسے اور نکھارنا چاہئے اور پہلے سے بڑھ کر باحیا ہونا چاہئے۔

ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ کے ذریعہ عریانی اور بے حیائی کا ایک طوفان امڈ آیا ہے۔ ایک احمدی لڑکی کا فرض ہے کہ وہ کسی احساس کمتری کے بغیر فیشن کی تقلید کرتے ہوئے اس حد تک نہ بڑھ جائے کہ بے حیائی کا یہ سیلاب اسے بہا لے جائے۔ بلکہ اپنے کردار و عمل سے ایک مضبوط بند اس کے آگے باندھ دے اور دنیا پر ثابت کردے کہ (-) تعلیم پر عمل پیرا ہو کر وہ اپنی عزت و عصمت کی حفاظت دوسروں سے زیادہ بہتر انداز میں کرسکتی ہے۔

بازاروں اور تفریح گاہوں میں پردے کا خیال نہ رکھنا، مخلوط پارٹیوں میں بے پردہ شامل ہونا، کزنز، کلاس فیلوز، لڑکوں اور دوسرے غیر مردوں سے غیر ضروری دوستی اور میل جول چست اور عریاں لباس کا استعمال، لغو اور بے ہودہ پروگرام دیکھنا یا ان میں شامل ہونا، جینز کے ساتھ چھوٹا بلاؤز پہننا، ایسی ملازمت کرنا جہاں لباس حیا کے تقاضوں کے خلاف پہننا پڑے، بے ہودہ اور مخرب اخلاق رسائل و کتب پڑھنا اور فلمیں دیکھنا، شادیوں میں ڈانس کرنا، یہ سب وہ شیطانی حربے ہیں جو عورت سے اس کی حیا چھین کر اسے بدصورت بنا ڈالتے ہیں اور جہاں حیا کا احساس ختم ہو جائے وہیں سے پاکدامنی پر چھینٹے پڑنے کے خطرات کا آغاز ہو جاتا ہے۔

پس ہر احمدی لڑکی یہ یاد رکھے کہ اس نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود کو مان کر (-) کی تعلیم پر عمل کرنے کا عہد کیا ہے۔ آپ کی جماعت میں شامل ہو کر اس کا ایک مقام اور تقدس ہے جو اسے دوسروں سے ممتاز کر رہا ہے۔ مگر یہ پہچان اور امتیاز صرف اسی صورت میں قائم رہ سکتا ہے کہ (-) تعلیم پر عمل پیرا ہو۔ کسی احساس کمتری میں مبتلا ہوئے بغیر ہر اس عمل سے دور رہے جس سے حیا اور پاکدامنی پر معمولی سی آنچ بھی آتی ہو۔ اپنے آپ کو شیطانی حملوں سے بچائے اور اس کے لیے خدا کے حضور دعائیں کرنے کے ساتھ ساتھ خود کو اس لباس سے ڈھانکے جو تقویٰ کا لباس ہے۔

(روزنامہ الفضل 19 / اکتوبر 2011ء صفحہ 4، 5)

اپنی اولاد کو آگ میں گرنے سے بچائیں

حضور فرماتے ہیں کہ:

''نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو جماعتی نظام سے اس طرح جوڑیں، اپنی تنظیموں کے ساتھ اس طرح جوڑیں کہ دین ان کو ہمیشہ مقدم رہے اور اس بارہ میں ماں باپ کو بھی جماعتی نظام یا ذیلی تنظیموں سے بھرپور تعاون کرنا چاہئے۔ اگر ماں باپ کسی قسم کی کمزوری دکھائیں گے تو اپنے بچوں کی ہلاکت کے سامان کر رہے ہوں گے خاص طور پر گھر کے جو نگران مرد ہیں ان کا سب سے زیادہ یہ فرض ہے اور ذمہ داری ہے کہ اپنی اولادوں کو اس آگ میں گرنے سے بچائیں جس آگ کے عذاب سے خداتعالیٰ نے آپ کو یا آپ کے بڑوں کو بچایا ہے۔''

(روزنامہ الفضل 6 / اکتوبر 2010ء)

27 جون 2003ء کے خطبہ جمعہ میں حضور نے والدین کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے نصیحت فرمائی کہ:

''اپنے گھروں میں کبھی ایسی بات نہیں کرنی چاہئے جس سے نظام جماعت کی تخفیف ہوتی ہو یا کسی عہدیدار کے خلاف شکوہ ہو۔ وہ شکوہ اگر سچا بھی ہے پھر بھی اگر آپ نے اپنے گھر میں کیا تو آپ کے بچے ہمیشہ کے لئے اس سے زخمی ہو جائیں گے۔...... اس لئے اکثر وہ لوگ جو نظام جماعت پر تبصرے کرنے میں بے احتیاطی کرتے ہیں، ان کی اولادوں کو کم و بیش ضرور نقصان پہنچتا ہے اور بعض ہمیشہ کے لئے ضائع ہو جاتی ہیں۔''

(خطبات مسرور جلد اول صفحہ 149، 150)

انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کو نصائح

یکم اکتوبر 2010ء کو حضور انور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا:

''یہ دونوں تنظیمیں اپنی اہمیت کے لحاظ سے بڑی اہم تنظیمیں ہیں، جماعتی ترقی، تعلیم و تربیت اور اگلی نسلوں کو سنبھالنے میں بڑا اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ پس اپنی ذمہ داریوں کو اگر ہماری خواتین اور مرد حقیقی رنگ میں محسوس کر لیں ...... تو اگلی نسل جماعت سے جڑے رہنے اور ان کے اخلاص و وفا میں بڑھتے چلے جانے کی ضمانت مل سکتی ہے ...... اگر ہم تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے اپنی اور اپنے بچوں کی اصلاح، ذمہ داریوں کا احساس اور اپنے بچوں کو خدا کے قائم کردہ اس نظام سلسلہ کا حصہ بنائیں گے تو ہم بھی اس رحمت اور فضل کو حاصل کرنے والے بن جائیں گے ہماری اور ہماری نسلوں کی بقاء ہر حالت میں جماعت سے جڑے رہنے سے وابستہ ہے...... ہمارے انصار اللہ اور لجنہ کی بھی ذمہ داری ہے کہ تقویٰ میں ترقی کر کے آئندہ نسلوں کے لئے پاک نمونے قائم کرنے والے بن جائیں ...... حضرت مسیح موعود تو جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ تمہارا ہتھیار دعا ہے اس لئے چاہئے کہ دعا میں لگے رہو، معصیت اور فسق کو دور کرنے کی ایک ہی راہ ہے اور وہ دعا ہے ہماری جماعت کو چاہئے کہ راتوں کو رو رو کر دعائیں کریں۔''

تربیت کے لحاظ سے ایک اور اہم بات نکاح اور شادی ہے۔ اس بارہ میں نصیحت اور راہنمائی فرماتے ہوئے ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 25 ستمبر 2011ء کو ایک نکاح کے موقع پر فرمایا:

''ہم نے دنیا میں اعلیٰ اخلاق کی ترویج کرنی ہے، اپنے نمونے دکھانے ہیں لیکن دوسری طرف جب وقت پڑے اور اپنے پر بات آئے تو بالکل اس کے الٹ حرکتیں ہو رہی ہوتی ہیں ...... قول سدید ہے کہ سچائی پر قائم رہتے ہوئے رشتے قائم کرو...... یہ بھی یاد رکھیں کہ احمدی لڑکی کے لیے سخت پابندی ہے کہ وہ غیر احمدیوں میں نہیں بیاہی جاسکتی۔ تو احمدی لڑکیوں نے بھی بیاہنا ہے تو احمدی لڑکوں کو کوشش کرنی چاہئے کہ احمدی لڑکیوں سے ہی نکاح اور شادیاں کریں۔ لڑکوں کو بعض دفعہ بعض حالات میں اجازت مل جاتی لیکن لڑکیوں کو کسی حالت میں بھی اجازت نہیں ملتی اور حضرت اقدس مسیح موعود نے بڑے واضح الفاظ میں فرمایا ہے کہ احمدی لڑکی کسی غیر کو دینا گناہ ہے۔ گناہ کا لفظ آپ نے استعمال فرمایا ہے اس لئے احمدی لڑکوں کا کام ہے کہ احمدی لڑکیوں سے رشتے کریں تاکہ اپنوں میں ہی رشتے ہوں۔ جماعت کی جو نسل ہے محفوظ رہے اور دونوں گھروں میں ایک ہی قسم کا ماحول ہو۔''

اسی سلسلہ میں حضور نے یہ بھی فرمایا کہ آیات نکاح میں ولتنظر نفس ما قدمت لغد ہے اس لئے رشتہ باندھتے وقت تمہاری نظر کل پر ہونی چاہئے یہ صرف خوشی کا موقعہ ہی نہیں بلکہ ایک بڑا سوچنے کا مقام ہے اور خوف کا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ کی جو وارننگ ہے ان پر دھیان دینے اور سوچنے کا مقام ہے۔''

(روزنامہ الفضل 14- اکتوبر 2011ء صفحہ 3)

آج کل ٹی۔ وی پر مختلف ڈراموں اور شوز میں شادی بیاہ کے موقع پر مختلف قسم کی رسومات دکھائی جا رہی ہیں اور میڈیا کے ذریعہ ایسی رسموں کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ احمدی معاشرہ نے میڈیا کے ان اثرات سے خود کو بھی محفوظ رکھنا ہے اور اس امر کا بھی خیال رکھنا ہے کہ کسی طور پر بھی یہ رسومات اور بدعات ہمارے احمدی معاشرہ میں راہ نہ پاسکیں۔ اس سلسلہ حضور کی چند ہدایات پیش کرتا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں کہ:

''شادی بیاہ کی رسم جو ہے یہ بھی ایک دین ہی ہے جبھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب تم شادی کرنے کی سوچو تو ہر چیز پر فوقیت اس لڑکی کو دو، اس رشتے کو دو، جس میں دین زیادہ ہو۔ اس لئے یہ کہنا کہ شادی بیاہ صرف خوشی کا اظہار ہے خوشی ہے اور اپنا ذاتی ہمارا فعل ہے۔ یہ غلط ہے۔...... اگر شادی بیاہ صرف شور وغل اور رونق اور گانا بجانا ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کے خطبہ میں اللہ تعالیٰ کی حمد کے ساتھ شروع ہو کر اور پھر تقویٰ اختیار کرنے کی طرف اتنی توجہ دلائی ہے کہ توجہ نہ دلاتے۔ بلکہ شادی کی ہر نصیحت اور ہر ہدایت کی بنیاد ہی تقویٰ پر ہے۔ پس (-) نے اعتدال کے اندر رہتے ہوئے جن جائز باتوں کی اجازت دی ہے اُن کے اندر ہی رہنا چاہئے اور اس اجازت سے ناجائز فائدہ نہیں اٹھانا چاہئے۔ حد سے تجاوز نہیں کرنا چاہئے کہ دین میں بگاڑ پیدا ہو جائے۔

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ سوم صفحہ 152، 153)

شادی بیاہ کے موقع پر بعض رسومات کی ادائیگی پر اخراجات کے سلسلہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''اب بعض رسوم کو ادا کرنے کے لیے اس حد تک خرچ کئے جاتے ہیں کہ جس معاشرہ میں ان رسوم کی ادائیگی بڑی دھوم دھام سے کی جاتی ہے وہاں یہ تصور قائم ہو گیا ہے کہ شاید یہ بھی شادی کے فرائض میں داخل ہے اور اس کے بغیر شادی ہو ہی نہیں سکتی۔''

(خطبہ جمعہ 15 جنوری 2010ء)

حضور مزید فرماتے ہیں کہ:

''مہندی کی ایک رسم ہے اس کو بھی شادی جیسی اہمیت دی جانے لگی ہے اس پر دعوتیں ہوتی ہیں، کارڈ چھپوائے جاتے ہیں سٹیج سجائے جاتے ہیں اور صرف یہی نہیں بلکہ کئی کئی دن دعوتوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور شادی سے پہلے ہی جاری ہو جاتا ہے، بعض دفعہ کئی ہفتہ پہلے جاری ہو جاتا ہے اور ہر دن نیا سٹیج بھی سج رہا ہوتا ہے...... یہ سب رسومات ہیں جنہوں نے وسعت نہ رکھنے والوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے اور ایسے لوگ پھر قرض کے بوجھ تلے دب جاتے ہیں۔ غیر (از جماعت) تو یہ کرتے ہی

تھے اب بعض احمدی گھرانوں میں بھی بہت بڑھ بڑھ کران لغواور بے ہودہ رسومات پر عمل ہو رہا ہے...... پہلے میں نے اس طرف توجہ دلائی تھی کہ مہندی کی رسم پر ضرورت سے زیادہ خرچ اور بڑی بڑی دعوتوں سے ہمیں رکنا چاہئے ...... اب میں کھل کر کہہ رہا ہوں کہ ان بے ہودہ رسوم و رواج کے پیچھے نہ چلیں اور اسے بند کردیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ 15 جنوری 2010ء)

شادی کارڈ پر اسراف

’’شادی کارڈوں پر بھی بے انتہا خرچ کیا جاتا ہے۔ دعوت نامہ تو پاکستان میں ایک روپے میں بھی چھپ جاتا ہے۔ یہاں بھی بالکل معمولی سا پانچ سات پینس (Pens) میں چھپ جاتا ہے۔ تو دعوت نامہ ہی بھیجنا ہے کوئی نمائش تو نہیں کرنی۔ لیکن بلاوجہ مہنگے مہنگے کارڈ چھپوائے جاتے ہیں۔ پوچھو تو کہتے ہیں کہ بڑا سستا چھپا ہے۔ صرف پچاس روپے میں۔ اب یہ صرف پچاس روپے جو ہیں اگر کارڈ پانچ سو کی تعداد میں چھپوائے گئے ہیں تو یہ پاکستان میں پچیس ہزار روپے بنتے ہیں اور پچیس ہزار روپے اگر کسی غریب کو شادی کے موقع پر ملیں تو وہ خوشی اور شکرانے کے جذبات سے مغلوب ہو جاتا ہے۔

(خطبات مسرور جلد سوم صفحہ 334)

شادی بیاہ میں ڈانس اور ناچ

’’عورتوں کے عورتوں میں ناچنے میں بھی حرج ہے ...... جہاں تک گانے کا تعلق ہے تو شریفانہ قسم کے، شادی کے گانے لڑکیاں گاتی ہیں، اس میں کوئی حرج نہیں۔‘‘ (خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 94)

واقفین اور واقفات نو

کو ہدایات

واقفین نو سے ملاقات کے دوران ایک میٹنگ میں سوال و جواب میں حضور انور سے ایک طالب علم نے سوال کیا کہ عاجزی انکساری کیسے پیدا ہو سکتی ہے اس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

’’اپنے اندر خدا کا خوف پیدا کرو اپنے دل میں فیصلہ کرو کہ میں نے عاجز بننا ہے۔

بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں خود اپنی کوشش سے عاجزی پیدا ہو سکتی ہے۔ کوئی کام کر لو تو خواہش پیدا ہو کہ لوگ میری تعریف کریں تو اس سے تکبر پیدا ہوتا ہے پس اپنے لئے دعا کرو اور پانچوں نمازیں پڑھا کرو اپنی تعریف کروانے کی عادت سے بچو۔‘‘

(روزنامہ الفضل 21 نومبر 2011ء صفحہ 3)

پھر ایک اور سوال کے جواب میں کہ نوجوانی میں کس طرح خدا سے محبت پیدا کریں حضور نے فرمایا:

’’اپنی نمازوں میں خدا تعالیٰ سے مدد مانگو کہ خدا تعالیٰ اپنی محبت پیدا کر دے۔ آنحضرت ﷺ کی یہ دعا پڑھا کرو: اللھم انی اسئلك حبك ...... اللہ تعالیٰ کا خوف ہوگا تو محبت بھی ہوگی۔ خدا تعالیٰ تو کہتا ہے کہ تم میری راہ میں ایک قدم آگے بڑھاتے ہو تو میں دو قدم آگے بڑھتا ہوں اور جب میری طرف کوئی چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑے ہوئے آتا ہوں۔ فرمایا اگر دنیا کی خواہشات بڑھ جائیں TV ڈراموں اور انٹرنیٹ پر اتنے مگن ہوں کہ نمازوں میں تاخیر ہو جائے تو پھر خدا کی محبت پیدا نہیں ہو سکتی اس محبت کے حصول کے لئے اپنی خواہشات کی قربانی کرنی پڑتی ہے۔‘‘

(روزنامہ الفضل 21 نومبر 2011ء صفحہ 3)

حضور انور نے واقفات نو بچیوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

’’واقفات نو کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اپنے آپ کو دوسروں سے مختلف رکھنا ہے اور ہر پہلو سے بہتر رکھنا ہے۔ آپ کا اٹھنا بیٹھنا، بول چال، حلیہ، پردہ دوسروں سے بہتر اور مختلف ہونا چاہئے۔ آپ نمازیں پڑھنے والی ہوں، قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی ہوں اور آپ کا ایسا اعلیٰ معیار ہو کہ آپ دوسری لڑکیوں کے لئے نمونہ بنیں اور بڑی عورتیں بھی آپ سے نمونہ لیں۔ آپ نے سب کے لئے نمونہ بننا ہے۔ جن کا پردہ کا معیار اور تربیتی معیار ٹھیک نہیں ہے ان کو اپنا نمونہ دکھاتے ہوئے بتائیں کہ یہ نمونے ہیں جو ہم نے قائم کرنے ہیں۔

آپ یہ نہ سوچیں کہ بڑی عورتیں کیا کرتی ہیں، چغلیاں کرتی ہیں، باتیں کرتی ہیں آپ قرآن کریم کی تعلیم پر چلیں جو حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا ہے اس پر چلیں اور عمل کریں۔ اگر واقفات نو ارادہ کر لیں کہ ہم نے اپنی اصلاح کے ساتھ اپنے ماحول کی اصلاح کرنی ہے اور نمونے قائم کرنے ہیں تو بہت سی کمزوریاں دور ہو جائیں گی۔ اس لئے ابھی سے اپنے آپ کو استاد سمجھیں اور ذہن میں رکھیں کہ آپ نے سب کا علاج کرنا ہے۔

نمونہ بننے کے لیے ضروری ہے کہ آپ کو دین کا علم ہو، نمازوں کی طرف توجہ ہو اور روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی ہوں، حجاب اور سکارف اور باقاعدہ باپردہ ہوں۔ اگر حجاب لیا ہے اور منہ ننگا ہے تو پھر میک اپ نہیں ہونا چاہئے۔ اگر میک اپ کیا ہوا ہے تو پھر منہ ڈھانکنا پڑے گا۔ تو یہ ساری باتیں ہمیشہ یاد رکھیں۔‘‘

(روزنامہ الفضل 21 نومبر 2011ء صفحہ 4)

لجنہ اماء اللہ کو ہدایات

حضور نے لجنہ اماء اللہ کو ان کے مختلف سوالوں کے جواب دیتے ہوئے مزید فرمایا:

’’جو لڑکیاں پندرہ سال سے اوپر ہو گئی ہیں، میں نے سنا ہے کہ ان میں یہ باتیں پیدا ہو رہی ہیں کہ بعض مائیں کہتی ہیں کہ ہمیں پتہ نہیں کہ ہم یہاں پر اپنی بیٹیوں کو (-) بھی رکھ سکتے ہیں یا نہیں۔ تو ایسے لوگوں کے بارے میں بھی آپ کو معلومات ہونی چاہئیں کہ کون کون ہیں کیوں ان میں ایسے خیالات آرہے ہیں؟

حضور انور نے فرمایا جب کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ تعلیم کے لئے ایسے مواد ضرور ہوں کہ ’ہم احمدی کیوں ہیں‘ ’احمدی اور دوسرے (-) میں کیا فرق ہے؟‘ اس طرح تربیت پر آپس میں ڈسکشن کروایا کریں۔

فرمایا: ’’خاص طور پر جو پڑھنے والی لڑکیاں ہیں یونیورسٹی جانے والی لڑکیاں ہیں سولہ، سترہ، اٹھارہ (16,17,18) سال کی ہیں کچھ آزادی چاہتی ہیں ان کے ساتھ بھی ان مواضیع پر ڈسکشن ہونی چاہئے کہ ’لباس ہمارا اچھا ہونا چاہئے‘، ’کیوں ڈھکا ہوا ہونا چاہئے‘، ’حجاب کیوں ضروری ہے‘، حجاب کے خلاف یورپ میں جو کہہ رہے ہی اس میں ایک احمدی لڑکی کیا کردار ادا کر سکتی ہے، پھر قرآن کریم پڑھنے کی عادت ہے، قرآن کریم کے احکامات جو عورتوں کے بارہ میں ہیں ان کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ یہ سوال بھی ہوتا ہے کہ کیوں عورتوں کے لئے پردہ کا حکم ہے مردوں کے لئے کیوں نہیں؟ حالانکہ مردوں کو تو پہلے ہی ’غضِ بصر‘ کا حکم ہے......‘

حضور انور نے فرمایا: ’پھر رشتوں کے بارہ میں مسائل ہیں ذرا ذرا سی بات پر ناراضگیاں ہوتی ہیں اور بے چینیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ بعض تو بڑے حقیقی مسائل ہوتے ہیں جو بعض لڑکوں کی طرف سے اٹھتے ہیں اور بعض معمولی مسائل ہوتے ہیں جو بے صبری کی وجہ سے اٹھ رہے ہوتے ہیں۔ تو تربیت کا یہ بھی کام ہے کہ ہمدرد بن کر رشتوں کو قائم رکھنے کے لئے بھی کوشش کریں۔‘

حضور نے مزید فرمایا: ’پھر بہت ساری بچیاں ایسی ہیں جو جماعت سے تعلق نہیں رکھ رہیں، (-) سے تعلق نہیں رکھ رہیں، ان کے لئے اپنی لڑکیوں میں سے جو مضبوط کردار کی ہیں اور علم بھی رکھنے والی ہیں ایک ٹیم تیار ہونی چاہئے جو ان سے رابطہ کر کے ان کو قریب لانے کی کوشش کرے۔ بعض عہدیداروں سے ناراض ہوتی ہیں اور پیچھے ہٹ جاتی ہیں، بعضوں کے گھروں کے مرد احباب عہدیداروں سے ناراض ہوتے ہیں اس طرح پورا خاندان پیچھے ہٹ جاتا ہے ان خاندانوں کو بھی آپ نے قریب لانا ہے۔‘

(الفضل انٹرنیشنل 23 دسمبر 2011ء صفحہ 12)

سیکرٹری صاحب تربیت سے لباس سے متعلق ایک سوال پر حضور نے فرمایا:

’’اگر ٹائٹس پر وہ لمبی قمیص پہن لیتی ہیں جو گھٹنوں سے نیچے لٹکی ہوتی ہے تو پھر ٹائٹس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اصل مسئلہ تو یہ ہے کہ قمیص لمبی ہونی چاہئے میں نے تو کہا تھا کہ لڑکیاں جین بھی استعمال کرتی ہیں سکنی جینز بھی استعمال کرتی ہیں تو بے شک کریں لیکن پھر اس کے اوپر لمبی قمیص پہننی ضروری ہے، لمبی قمیص پہنیں یا پھر باہر آتے ہوئے لمبا کوٹ پہنیں۔ اصل میں یہ دیکھیں کہ پردہ کی روح کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمہارا پردہ یہ ہے کہ تم غیروں کے سامنے اس زینت کو چھپاؤ جو تم اپنے ماں، باپ، بہن، بھائیوں کے سامنے ظاہر کر سکتے ہو۔

فرمایا: اگر بے ہودہ لباس گھروں میں پہنا جا رہا ہے تو اس میں گھروں کے لباسوں کو بھی تو چیک کرنے کی ضرورت ہے اگر ایک جوان لڑکی گھر میں اپنے باپ اور جوان بھائی کے سامنے جین یا ٹائٹ کے اوپر بلاؤز پہن کر بغیر کسی حجاب کے پھر رہی ہے تو اس کو حیا نہیں رہے گی اصل چیز حیا ہے اور حیا کی روح پیدا کرنے کی کوشش کریں۔‘

(الفضل انٹرنیشنل 23 دسمبر 2011ء صفحہ 12)

Facebook کا استعمال

’’ایک بچی نے سوال کیا کہ Facebook کے بارہ میں حضور انور نے فرمایا تھا کہ یہ اچھی نہیں ہے اس سے منع کیا تھا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ میں نے یہ نہیں کہا کہ اس کو نہ چھوڑو گے تو گنہگار بن جاؤ گے بلکہ میں نے بتایا کہ اس کے نقصان زیادہ ہیں اور فائدہ بہت کم ہے۔ آجکل جن کے پاس Facebook ہے وہاں لڑکے اور لڑکیاں ایسی فیس بک پر چلے جاتے ہیں جہاں برائیاں پھیلنی شروع ہو جاتی ہیں۔ لڑکے تعلق بناتے ہیں۔ بعض جگہ لڑکیاں Trap ہو جاتی ہیں اور فیس بک پر اپنی بے پردہ تصاویر ڈال دیتی ہیں۔ گھر میں عام ماحول میں، آپ نے اپنی سہیلی کو تصویر بھیجی اس نے آگے اپنی فیس بک پر ڈال دی اور پھر پھیلتے پھیلتے ہمبرگ سے نکل کو نیویارک (امریکہ) اور آسٹریلیا پہنچی ہوتی ہے اور پھر وہاں سے رابطے شروع ہو جاتے ہیں اور پھر گروپس بنتے ہیں مردوں کے عورتوں کے اور وہ تصویروں کو بگاڑ کر آگے بلیک میل کرتے ہیں۔ اس طرح زیادہ برائیاں پھیلتی ہیں۔ اس لئے یہی بہتر ہے کہ برائیوں میں جایا ہی نہ جائے۔

میرا کام نصیحت کرنا ہے۔ قرآن کریم نے کہا ہے کہ نصیحت کرتے چلے جاؤ۔ جو نہیں مانتے ان کا گناہ ان کے سر ہے۔

اگر Facebook پر دعوت الی اللہ کرنی ہے تو پھر اس پر جائیں اور کریں۔ الاسلام ویب سائٹ پر یہ موجود ہے وہاں دعوت الی اللہ کے لئے استعمال ہوتی ہے۔

لڑکیاں جلد بے وقوف بن جاتی ہیں۔ جو کوئی تمہاری تعریف کر دے تم کہو گی کہ تم سے اچھا کوئی نہیں۔ اگر ماں باپ نصیحت کریں تم کہو گی کہ ہم جرمنی میں پڑھی ہوئی ہیں اور آپ لوگ کسی گاؤں سے اٹھ کر آ گئے ہو۔

حضور انور نے فرمایا: الحکمۃ ضالۃ المومن یعنی ہر اچھی بات جہاں سے بھی اور جس جگہ سے بھی مل لے لیں۔ ان لوگوں کی سب ایجادیں اچھی نہیں ہیں۔ جو بات نہیں مانتیں وہ پھر روتے روتے خط لکھتی ہیں کہ غلطی ہو گئی ہے کہ ہمیں فلاں جگہ Trap کر لیا گیا ہے۔

جس شخص نے Facebook بنائی ہے اس نے خود کہا ہے کہ میں نے اس لئے بنائی ہے کہ ہر شخص کو ننگا کر کے دنیا کے سامنے پیش کروں۔ کیا احمدی لڑکی ننگا ہونا چاہے گی۔ جو نہیں مانتے نہ مانیں۔''

(روزنامہ الفضل 21 نومبر 2011ء صفحہ 4)

ایک بچی نے سوال کیا کہ بعض عورتیں بڑا قیمتی لباس پہنتی ہیں کیا یہ ٹھیک ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا:

''اگر ایسی خواتین کا عبادت کا معیار اچھا ہے، مالی قربانی کا معیار بہتر ہے تو پھر اچھے قیمتی کپڑے پہن لینے میں کوئی حرج نہیں۔ اگر نہ کوئی عبادت کا معیار ہے اور نہ مالی قربانی ہے تو پھر یہ غلط بات ہے۔''

(روزنامہ الفضل 21 نومبر 2011ء صفحہ 5)

ترقیات کا دارومدار خلافت میں پنہاں

آپس میں پیار و محبت سے رہنے، ستاری کا شیوہ اختیار کرنے، برائیوں کی تشہیر نہ کرنے اور خلافت سے چمٹے رہنے کے بارہ میں حضور انور نے اپنے خطبہ 19 نومبر 2004ء میں فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس طرف توجہ دلائی ہے کہ اپنے اندر اعلیٰ اخلاق پیدا کرو، آپس میں محبت اور پیار سے رہو، ایک دوسرے کے حقوق ادا کرو ...... اپنے ساتھیوں، اپنے بھائیوں، اپنے ہمسایوں یا اپنے ماحول کے لوگوں کے لئے ان کی غلطیاں تلاش کرنے کے لئے ہر وقت ٹوہ میں نہ لگے رہو ...... اس لئے ہر احمدی کا یہ فرض بنتا ہے کہ کسی کے عیب اور غلطیاں تلاش کرنا تو دور کی بات ہے اگر کوئی کسی کی غلطی غیر ارادی طور پر بھی علم میں آجائے تو اس کی ستّاری کرنا بھی ضروری ہے۔...... ہمیں واضح حکم ہے کہ جو باتیں معاشرے میں بگاڑ پیدا کرنے والی ہوں یا بگاڑ پیدا کرنے کا باعث ہوسکتی ہوں، ان کی تشہیر نہیں کرنی، ان کو پھیلانا نہیں ہے۔ دعا کرو اور ان برائیوں سے ایک طرف ہو جاؤ اور اگر کسی سے ہمدردی ہے تو دعا اور ذاتی طور پر سمجھا کر اس برائی کو دور کرنے کی کوشش کرنا ہی سب سے بڑا علاج ہے۔''

(خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 833، 834)

11 مئی 2003ء کو اپنے ایک مکتوب میں تمام جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا:

''اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو یہ نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں۔ اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت ہی میں پنہاں ہیں۔''

(الفضل انٹرنیشنل 23 مئی 2003ء)

میرے عزیز بھائیو، بہنوں اور بچو۔ آخر پر دو باتیں عرض کرنی چاہتا ہوں ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ خلیفہ وقت کی بات ماننے اور ان کے حکم پر عمل کرنے میں ہی برکت اور کامیابی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ دن رات جماعت کی تربیت اور روحانی امور کے لئے ہدایات دے رہے ہیں ان پر عمل کریں اور دعائیں کریں۔ بہت دعائیں کریں اور بہت دعائیں کریں اتنی دعائیں کریں کہ آسمان پر دوہائی پہنچ جائے۔ یہ نہ ہو کہ نافرمانیوں سے اور اپنی خواہشات پر عمل کر کے جو قرآن و سنت اور حضرت مسیح موعود کی ہدایات کی واضح خلاف ورزی کر کے ہم دوہرا گھاٹا اٹھانے والے ہوں۔

حضرت مسیح موعود کی اپنی جماعت کو نصائح

حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا تھا:

''جماعت احمدیہ کے لئے یہ بہت فکر کا مقام ہے کیونکہ ایک طرف تو لاکھوں آدمی انہیں کافر کافر کہتے ہیں دوسری طرف اگر یہ بھی خدا تعالیٰ کی نظر میں مومن نہ بنے تو دوہرا گھاٹا ہے۔''

(حیات طیبہ صفحہ 352)

دوسری بات جو حضرت مسیح موعود نے فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ:

''تم خدا کی آخری جماعت ہو سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو۔''

(کشتی نوح صفحہ 15)

آپ مزید فرماتے ہیں کہ:

''دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ درد جس سے خدا راضی ہو اُس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اُس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو۔...... خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہئے۔...... پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو۔...... یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کردے گا تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے...... خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اُس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔''

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 307 تا 309)

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں ہوں عافیت کا حصار

☆............☆............☆

محبت کے نغمے

محبت کے نغمے سناتا چلا جا — رُباب صداقت بجاتا چلا جا
جو سوئے ہیں ان کو جگاتا چلا جا — جو مُردے ہیں ان کو جلاتا چلا جا
نئی دنیا ہو یا پرانی ہو دنیا — تو ان کی فضاؤں پہ چھاتا چلا جا
جو حق ہے اسے تو اُجاگر کئے جا — جو باطل ہے اس کو مٹاتا چلا جا
اگر فتنہ بیدار دیکھے کہیں پر — تو تھپکی سے اس کو سلاتا چلا جا
سلا کر مٹانا ہے آسان اس کا — یونہی امن عالم بڑھاتا چلا جا
تو حسن سلوک اور شیریں زباں سے — پرائے کو اپنا بناتا چلا جا
جو دشمن ہیں وہ دوست بن جائیں تیرے — خوش اخلاق اپنے دکھاتا چلا جا
کوئی مانے بہتر۔ نہ مانے تو مرضی — کلام الٰہی سناتا چلا جا
نمونے سے اپنے دلوں میں سما جا — نقوشِ محبت جماتا چلا جا
ترے پیچھے کچھ اور بھی آ رہے ہیں — تو رستے سے کانٹے ہٹاتا چلا جا
جو ڈرنا ہے مت کہہ۔ جو کہنا ہے مت ڈر — بنام خدا دندناتا چلا جا
اگر زخم پہنچے کوئی راہ حق میں — تو شکوہ نہ کر۔ مسکراتا چلا جا
ترا دینے والا ہے ساقیٔ کوثر — تو پھر خم کے خم بس لنڈھاتا چلا جا
جو پیاسا نظر آئے سرشار کر دے — جہاں جائے پیتا پلاتا چلا جا
تو ہر ملک میں اُس مہِ چار دہ کی — حسیں یاد دل میں چھپاتا چلا جا
جو ہو مذہبی پیشوا اس کی عزت — ہمارا ہے مسلک سناتا چلا جا
روادار اہل مذاہب ہوں باہم — انہیں بھائی بھائی بناتا چلا جا
کریں خوبیاں سب بیاں اپنی اپنی — لڑائی کی عادت چھڑاتا چلا جا
تعلق ہے وحدت کے چشمے سے تیرا — معارف کی نہریں بہاتا چلا جا
نیا آسماں ہو نئی ہو زمیں بھی — یہ روحانی دنیا بساتا چلا جا
گلستانِ احمد کا بلبل ہے اکملؔ — محبت کے نغمات گاتا چلا جا

حضرت قاضی ظہور الدین اکملؔ

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

کامیابی

مکرم محمد منیر احمد شمس صاحب مربی سلسلہ ضلع لیہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی حبۃ المنیر نے کلاس 9th کا ڈیرہ غازیخان بورڈ میں امتحان دیا اور 550 میں سے 526 نمبر کے ساتھ انگلش میڈیم میں ضلع بھر میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب سے مزید اعلیٰ کامیابیوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

مکرم شہباز احمد صاحب کارکن ایوان محمود ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم محمد یعقوب صاحب زعیم مجلس انصاراللہ ناصر آباد جنوبی ربوہ کو سائیکل سے گرنے کی وجہ سے چوٹیں آئی ہیں ۔ احباب سے ان کیلئے درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم ان کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا دے اور ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم تیمور احمد خان صاحب باب الابواب غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی پھوپھو زاد مکرمہ ربا عندلیب صاحبہ آجکل بیمار ہیں نیز ایک گلٹی بھی نکلی ہوئی ہے۔ بخار بھی ہوجاتا ہے۔ جس کی وجہ سے کافی پریشانی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم صحت کاملہ وعاجلہ عطا کرے اور ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم ابتسام احمد راویل صاحب باب الابواب غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چچا مکرم رانا محسن محمود صاحب کی بائیں ٹانگ موٹرسائیکل حادثہ میں ٹوٹ گئی تھی آجکل فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم ان کو جلد از جلد صحت وسلامتی والی لمبی فعال زندگی عطا فرمائے اور ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم بابر احمد صاحب دارالفتوح شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ مختلف عوارض کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ احباب سے ان کی صحت یابی، درازی عمر اور فضلوں کے حصول کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم عبدالحمید صاحب دارالنصر غربی منعم ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری نواسی نورالایمان عمر اڑھائی سال بنت مکرم وقاص احمد صاحب مربی سلسلہ عرصہ ایک ماہ سے شدید بیمار ہے۔ علاج معالجہ شروع ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ مولا کریم محض اپنے فضل سے اس بچی کو شفاء کاملہ وعاجلہ نصیب دے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم منصور احمد عمر صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

میری رفیقہ حیات محترمہ امۃ السمیع راشدہ صاحبہ بنت محترم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری مورخہ 3 ستمبر 2014ء کو 62 سال کی عمر میں خالق حقیقی کو پیاری ہوگئیں۔ مورخہ 6 ستمبر کو صبح 10 بجے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ بیشمار خوبیوں اور اوصاف کی مالکہ تھیں۔ پیارے آقا نے ازراہ شفقت خاکسار کو امسال جلسہ سالانہ یوکے میں نمائندہ تحریک جدید کے طور پر شامل فرمایا۔ ان کی شدید بیماری کی اطلاع ملی۔ تو حضور اقدس کی خدمت میں ربوہ جانے کی اجازت مانگی تو حضور انور نے ازراہ شفقت اجازت مرحمت فرمادی۔ مرحومہ تقریباً اکیس سال فالج کی وجہ سے صاحب فراش رہیں ۔ لیکن کبھی کوئی کلمہ شکایت زبان پر نہیں لائیں۔ کوئی ان کا حال پوچھتا تو کہتیں خدا کا شکر ہے ٹھیک ہوں۔ خلیفہ وقت سے حد درجہ عقیدت وپیار تھا۔ مجھے کہا کرتی تھیں کہ حضور انور کو میرے واسطے دعا کے لئے لکھتے رہا کریں۔ سب بچوں کی خدا کے فضل سے بہت عمدہ تربیت کی۔ اپنے سب بچوں کو کہا کرتی تھیں کہ اپنی اولاد کو سب سے پہلے قاعدہ یسرنا القرآن اور قرآن مجید پڑھاؤ پھر کوئی اور تعلیم دو۔ بہن بھائیوں اور دیگر رشتہ داروں کو اکثر فون کرتی رہتیں۔ اور ان کے آنے پر از حد خوش ہوتیں۔ طبیعت میں حد درجہ سادگی تھی۔ ہمیشہ صاف ستھرا لباس زیب تن کرتیں۔ دن کا تقریباً سارا حصہ قرآن مجید کی باآواز بلند تلاوت کرتی رہتیں۔ بعض آیات کی تلاوت پر روتیں۔ روزنامہ الفضل کا شدت سے انتظار کرتیں۔ اخبار میں دعائیہ اعلانات کا حصہ ضرور پڑھتیں اور لوگوں کیلئے دعائیں کرتیں۔ محلّہ میں لجنہ کے ہفت روزہ اجلاس میں سب سے پہلے ویل چیئر پر جاتیں اور شاذ ہی کبھی ناغہ کیا۔ اپنی سہیلیوں کو ہر دم یاد رکھتیں۔ انہیں فون کرتی رہتیں۔ پڑوسیوں سے بہت حسن سلوک کرتیں۔ مجھے کہتیں کہ پڑوسیوں کو کچھ نہ کچھ بھجواتے رہا کریں۔ کوئی خاتون یا کوئی بچہ ملنے آتا تو بیماری کے باوجود اُٹھ کر بڑی محبت سے ملتیں ۔ غرباء کی مدد کرتی رہتیں۔ چھوٹے بچوں کے لئے اپنے تکیے کے نیچے سوئٹس رکھا کرتیں۔ مرحومہ نے لواحقین میں دو بیٹے مکرم ملک منظور احمد صاحب جرمنی، مکرم ملک صباح الظفر عمر صاحب مربی سلسلہ وکالت اشاعت ربوہ، تین بیٹیاں مکرمہ امۃ الودود عائشہ صاحبہ اہلیہ مکرم ندیم احمد صاحب جرمنی، مکرمہ امۃ الرؤف عامرہ صاحبہ اہلیہ مکرم فہیم احمد صاحب جرمنی اور مکرمہ امۃ الحی فائزہ صاحبہ اہلیہ مکرم انیس احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ جاپان چھوڑی ہیں۔ آپ کی دو بیٹیاں عامرہ عمر چند ماہ کی عمر میں اور ستارہ طلعت صاحبہ بعمر 21 سال وفات پاگئی تھیں۔ ان صدموں کو آپ نے صبر سے برداشت کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے۔ جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم ملک محمد اکرام صاحب
ترکہ مکرم ملک محمد اکرم صاحب)

مکرم ملک محمد اکرام صاحب نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کے والد مکرم ملک محمد اکرم صاحب وفات پاگئے ہیں۔ ان کے اکاؤنٹ خزانہ صدر انجمن احمدیہ امانت نمبر 1495010 میں مبلغ -/18,150 روپے موجود ہیں۔ یہ رقم خاکسار کو ادا کردی جائے دیگر ورثاء کو اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم مجیب اکرم صاحب (بیٹا)
2۔ مکرمہ بلقیس اختر صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرمہ رفیعہ ناصر صاحبہ (بیٹی)
4۔ مکرم ملک محمد اکرام صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

پتہ درکار ہے

مکرمہ عظمیٰ منیر صاحبہ زوجہ مکرم منیر احمد خان صاحب وصیت نمبر 84106 نے مورخہ 28 مئی 2008ء کو جرمنی سے وصیت کی تھی۔ اب موصیہ صاحبہ پاکستان شفٹ ہوگئی ہیں دفتر ہذا میں موصیہ صاحبہ کا پاکستانی ایڈریس موجود نہ ہے اگر موصیہ خود یہ اعلان پڑھے یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

مکرم شیخ مظفر احمد صاحب ولد مکرم شیخ بشیر احمد صاحب وصیت نمبر 46195 نے مورخہ یکم جولائی 2005ء کو مکان نمبر 2/35 بی ون ایریا لیاقت آباد کراچی سے وصیت کی تھی۔ سال 12-2011ء سے موصیہ کا دفتر سے رابطہ نہ ہے۔ اگر موصیہ خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

مکرمہ سیدہ قرۃ العین مظفر صاحبہ زوجہ مکرم شیخ مظفر احمد صاحب وصیت نمبر 46196 نے مورخہ یکم جولائی 2005ء کو مکان نمبر 2/35 بی ون ایریا لیاقت آباد کراچی سے وصیت کی تھی ۔ سال 12-2011 سے موصیہ کا دفتر سے رابطہ نہ ہے۔ اگر موصیہ خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ شکریہ

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

گمشدہ پرس

مکرم مسعود احمد شاہد صاحب استاد مدرسۃ الظفر وقف جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی نسبتی ہمشیرہ مکرمہ فہمیدہ ارشد صاحبہ زوجہ مکرم محمد ارشد محمود صاحب مکان نمبر 23/11 دارالیمن غربی شکر ربوہ کا پرس بازار سے دارالیمن جاتے ہوئے راستے میں کہیں گر گیا ہے۔ اگر کسی کو ملے تو درج ذیل فون نمبر پر اطلاع دیں۔ 0333-8574451 شکریہ

دارالصناعۃ میں داخلہ

دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں درج ذیل ٹریڈز میں داخلے جاری ہیں۔

مارننگ سیشن

1۔ ریفریجریشن وایئرکنڈیشننگ
2۔ وڈ ورک
3۔ ویلڈنگ اینڈ سٹیل فیبریکیشن

ایوننگ سیشن

1۔ کمپیوٹر ہارڈ وئیر اینڈ نیٹ ورکنگ
2۔ پلمبنگ   3۔ آٹو الیکٹریشن

تمام کورسز کا دورانیہ 4 سے 6 ماہ ہے۔

داخلہ فارم کے حصول ودیگر معلومات کیلئے دفتر دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ 1/35 دارالفضل غربی ربوہ نزد چونگی نمبر 3 / فون نمبر 0336-7064603 047-6211065 سے رابطہ کریں۔

☆ کمپیوٹر ہارڈ وئیر اور پلمبنگ کی کلاسز کا آغاز 10 ستمبر 2014ء سے ہوگا۔ داخلہ کے خواہشمند جلد رابطہ کریں۔

☆ بیرون ربوہ طلباء کیلئے ہوسٹل کا انتظام ہے۔

☆ والدین اپنے بچوں کو ادارہ میں داخل کروائیں۔

(نگران دارالصناعۃ ربوہ)

گوندل کے ساتھ پچاس سال
★ گوندل کراکری سے گوندل بینکوئیٹ ہال
★ ترقی معیار اور خدمت کی گولڈن جوبلی
بکنگ آفس: گوندل کیٹرنگ گولبازار ربوہ
ہال: سرگودھا روڈ ربوہ
فون: 0300-7709458,0301-7979258, 6212758

مشہور شہر

انگ کور۔کمبوڈیا کا قدیم شہر

انگ کور کمبوڈیا کا قدیم شہر تھا۔ جو 9ویں سے 15ویں صدی تک کھمر سلطنت کا دارالحکومت رہا۔ انگ کور سنسکرت کے لفظ نگر سے نکلا ہے جس کا مطلب شہر ہے۔ واٹ سنسکرت میں مندر کو کہا جاتا ہے اس لئے انگ کور واٹ کو دنیا کا سب سے بڑا مندروں کا شہر مانا جاتا ہے۔ اس شہر سے نکلنے والی نہریں اور سڑکیں ایک ہزار کلومیٹر تک پھیلے ہوئے علاقے کو شہر سے ملاتی تھیں۔ مورخین کا ماننا ہے کہ انگ کور صنعتی زمانہ سے پہلے دنیا کا سب سے بڑا شہر رہا ہے۔

اس شہر کو باضابطہ طور پر سلطنت کا پایہ تخت جے ورمن دوم نے 802ء میں بنایا ہے۔ جے ورمن نے اس شہر کو نئے سرے سے آباد کیا۔

جے ورمن دوم کے دور میں ہی اس کی سلطنت کی حدود چین سے الحاق کے بعد شمال میں چمنیہ آج کے ویت نام تک پھیل گئی تھی۔

جے ورمن کی موت کے بعد اس کا بیٹا جے ورمن سوم بادشاہ بنا تو اس کو وسیع وعریض سلطنت وراثت میں ملی۔ اس کی ریاست میں امن اور خوشحالی تھی اس لئے جے ورمن سوم انگ کور کا عظیم بادشاہ تھا۔ اس نے اپنے لئے شیر کا لقب منتخب کیا۔ ہری ہریالا کے قریب اس نے یاشودہ پور کے نام سے شہر آباد کیا۔ اس نے شہر کے گردونواح میں بے شمار نہریں کھدوائیں جن کو مقامی زبان میں بارے کہا جاتا ہے۔ ان نہروں کے ذریعے علاقے میں چاول کی فصل کاشت کی جاتی تھی۔ اس نے پہاڑوں کے اوپر کئی مندر اور اہرام بنوائے۔ ان مندروں کے درمیان میں اس نے یوشیوا کے نام سے ایک بڑا مندر بھی بنوایا جس کے گرد بڑے تالاب بنوائے گئے تھے۔

اگلے 300 سال تک حکمرانوں نے انگ کور کو مندروں کا شہر بنا دیا۔ یہ شہر بہترین تعمیراتی ڈھانچوں کی وجہ سے دنیا میں اپنی مثال آپ بن گیا۔ اس دور میں اس شہر میں مشرق سے مغرب کی طرف 24 کلومیٹر اور شمال سے جنوب کی طرف 5 کلومیٹر کے علاقہ میں مندر ہی مندر تعمیر کئے گئے۔ یہاں تک کہ شہر کی 48 کلومیٹر انتظامی حدود میں 72 بڑے مندر تعمیر کئے گئے تھے اس کے علاوہ لا تعداد چھوٹے مندر اور دوسری عمارتیں تعمیر کی گئی تھیں۔

ماہرین آثار قدیمہ انگ کور کو اس دور میں دنیا کا سب سے بڑا شہر خیال کرتے ہیں۔ اس شہر کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ شہر لاس اینجلس کے برابر اور مینا تھن آئی لینڈ سے 17 گنا بڑا تھا۔ شہر کا سب سے بڑا مندر انگ کور واٹ 1113ء سے 1150ء کے درمیان حکمران سوریا ورمن دوئم کے دور میں بنایا گیا۔

(www.dailypakistan.com)

ربوہ کے گردونواح میں سیلاب

اور امدادی کارروائیاں

اس سال سیلاب نے پنجاب میں گزشتہ سالوں کی نسبت بہت زیادہ تباہی مچائی ہے۔ اس غیر متوقع صورتحال سے دیہاتوں کو بہت نقصان پہنچا ہے۔ جن اضلاع میں سیلاب نے زیادہ تباہی کی ان میں ضلع چنیوٹ بھی شامل ہے۔ چنیوٹ اور ربوہ شہر کے گردونواح کے دیہاتوں کے لوگوں کا بہت زیادہ جانی و مالی نقصان ہوا ہے۔ فصلیں تباہ ہوگئیں۔ ہزاروں لوگ بے گھر ہوئے ہیں۔ لوگوں کے جانور بھی سیلاب کی نذر ہوگئے۔ ربوہ شہر اس سیلاب کے دوران جزیرہ نما بنا ہوا ہے۔ چاروں اطراف پانی ہی پانی ہے۔ ربوہ کے لوگ خدا تعالیٰ کے فضل سے عمومی طور پر محفوظ رہے۔ تاہم ربوہ کے نشیبی علاقے متاثر ہوئے اور بعض محلہ جات دارالفضل غربی طاہر، احمد نگر، دارالصدر غربی لطیف، فیکٹری ایریا احمد، دارالنصرت، نصیر آباد سلطان، طاہر آباد شرقی، دارالعلوم جنوبی احد، دارالعلوم شرقی برکت اور دارالشکر جنوبی ربوہ کی بعض نشیبی جگہوں میں پانی داخل ہوگیا۔ جماعت احمدیہ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدمت خلق کے میدان میں بروقت کارروائی کی۔ محلہ دارالیمن شرقی میں دریا کے پانی کو روکنے کے لئے ایک بند موجود ہے جس کی مضبوطی اور نگرانی کے لئے کثیر تعداد میں خدام الاحمدیہ کے جوان 24 گھنٹے وہاں موجود رہے۔ متاثرہ محلہ جات اور نواحی علاقوں میں پانی میں گھرے ہوئے سینکڑوں احمدیوں اور دیگر افراد کو کشتیوں اور ٹرالیوں کے ذریعے محفوظ مقامات پر پہنچایا گیا اور ان کا گھریلو سازو سامان بھی محفوظ کیا گیا۔ دوران سیلاب جماعت احمدیہ ربوہ کی طرف سے 3 ریلیف فلڈ کیمپ عقب بہشتی مقبرہ، دارالفضل غربی نزد چونگی نمبر 3 اور طاہر آباد غربی میں قائم کئے گئے۔ ان کیمپس میں ربوہ کے گردونواح میں سیلاب سے متاثرہ لوگوں کے لئے ادویات کی سہولت مہیا کی گئی اور متاثرہ افراد کو کھانا پہنچایا گیا۔ دوران سیلاب محلہ طاہر آباد کے 2 بچے پانی میں ڈوب کر وفات پا گئے۔ دریائے چناب سے ساڑھے 8 لاکھ کیوسک کا سیلابی ریلا گزرا ہے جس سے سڑکیں بھی بلاک ہوگئیں اور ٹریفک کا سلسلہ بھی رک گیا۔ سرگودھا روڈ پر احمد نگر کے قریب سیلاب کا پانی سڑک سے 4 فٹ اوپر سے گزرا۔ تاہم اب بڑی ٹریفک گزر رہی ہے۔ سیلاب کا پانی ضلع چنیوٹ کے دیہات اور تحصیل بھوانہ کے علاقوں کو ڈبوتا ہوا اب ہیڈ تریموں کی طرف بڑھ رہا ہے۔

عطیہ خون اور عطیہ چشم خدمت بھی۔ عبادت بھی

ربوہ میں طلوع وغروب 10 ستمبر

طلوع فجر	4:26
طلوع آفتاب	5:47
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	6:24

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

10 ستمبر 2014ء

6:10 am	گلشن وقف نو
9:55 am	لقاء مع العرب
11:45 am	خطاب حضور انور برموقع جلسہ سالانہ یوکے
2:20 pm	سوال وجواب 16 فروری 1997ء سواحیلی سروس
8:05 pm	دینی وفقہی مسائل

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد، طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

سیل سیل سیل
مورخہ 10 ستمبر سے سیل کا آغاز ہو چکا ہے۔
سکول وکالج شوز پر سیل جاری
مس کولیکشن شوز ربوہ

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
موبائل: 03336174313

10-R

سیل سیل سیل
باٹا کی تمام نئی و پرانی ورائٹی پر سیل کا آغاز ہو چکا ہے۔
باٹا شو روم
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF JEWELLERS SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092476212515
15 London Rd, Morden Sm4 5Ht
00442036094712

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
FRS RABWAH
فیوچر ریس سکول ربوہ
یورپین طرز تعلیم، بیگ اٹھانے کی زحمت ختم
کوئی ہوم ورک نہیں، نرسری تا ششم بوائز کے لئے
اور نرسری تا ہشتم گرلز داخلے جاری ہیں۔
سیکیورٹی گارڈ کی بھی ضرورت ہے۔
دارالصدر شرقی عقب فضل عمر ہسپتال ربوہ
فون: 047-6211346 موبائل 0332-7057097

ایک نام مغل بینکوئیٹ ہال
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام نیز کیٹرنگ کی سہولت میسر ہے
فون: 0336-8724962

پرہیز علاج سے بہتر ہے
QMR Analyzer کے ذریعہ اپنے جسم کے اعضاء کے متعلق 36 رپورٹس حاصل کریں۔
نہ صرف موجودہ بلکہ آئندہ ممکنہ تکالیف کے متعلق آگاہی حاصل کریں
اوقات صبح 10:30 بجے تا 1 بجے شام 6 بجے تا 8:30 بجے
F.B ہومیو سنٹر فار کرانک ڈیزیز طارق مارکیٹ ربوہ
0300-7705078